السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا اپنی بیوی سے ساتھ جھگڑا ہوگیا اور اختلاف اس قدر شدت اختیار کرگیا کہ میں نے اپنی بیوی کو ڈرانے کےلیے یہ کہہ دیا کہ اگر تو خاموش نہ ہوئی تو میں تمھیں طلاق دے دوں گا۔ لیکن یہ کہنے کے باوجود بھی وہ خاموش نہ ہوئی تو شدید غصے کی حالت میں مجھے اپنے آپ پر قابو نہ رہا میں ہوش کھو بیٹھا اور نا چاہتے ہوئے بھی میں نے اسے طلاق دے دی اور پھر اس کے بعد مجھے ندامت ہوئی میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ آیا میری بیوی کو طلاق ہوگی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً میں اپنے اس سائل اور دیگر مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ غصہ نہ کریں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی وصیت فرمائی ہے۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَغْضَبْ "غصہ نہ کر۔"

اس نے کئی بار اپنی بات دہرائی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں صرف یہی فرمایا کہ غصہ نہ کر۔ (بخاری 6116۔ کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

اور غصہ ایسا انگارہ ہے کہ جسے شیطان آدم کے بیٹے کے دل میں ڈال دیتا ہے حتیٰ کہ اس کی آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں رگیں پھول جاتی ہیں اور اس سے ایسے اقوال وافعال صادر ہونے لگتے ہیں جن کا وہ ارادہ نہیں رکھتا۔ لہٰذا آدمی کو چاہیے۔ کہ وہ اطمینان وسکون لازم پکڑے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ ثابت ہے کہ جس وقت آپ نے طلاق دی تھی تو آپ کو (شدید غصے کی وجہ سے) علم ہی نہیں تھا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو یقیناً پھر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"لا طلاق فی إغلاق"

"اغلاق (یعنی عقل پر پردی ڈال دینے والے شدید غصے) میں طلاق نہیں ہوتی۔ (حسن صحیح ابو داوَد 1919۔ کتاب الطلاق باب فی الطلاق علی غلط ارواء 2047۔ ابو داوَد 2193۔ احمد 276/6۔ بخاری فی التاریخ الکبیر 171/1۔ ابن ماجہ 2046۔ کتاب الطلاق باب طلاق المرہ والناسی مستدرک حاکم 198/2۔ کتاب الطلاق باب لاطلاق والا عتاق اغلاق بیہقی 357/7۔ کتاب الطلاق باب ماجاء فی طلاق المکرہ ابن ابی شیبة 49/5 دارقطنی 36/4۔ ابو یعلی 421/7۔۔ 4444۔ امام حاکم رحمة اللہ علیہ نے اس روایت کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے) (شیخ ابن عثیمین)

شیخ عبدالرحمن سعدی رحمة اللہ علیہ سے غصے کی حالت میں طلاق کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا۔

غصے کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے کیونکہ طلاق (محبت میں نہیں بلکہ) غصے کی حالت میں ہی ہوتی ہے البتہ اگر (غصہ اتنا شدید ہو کہ) وہ غصے کی وجہ سے تمیز وعقل کھو بیٹھے تو وہ مجنون (یعنی پاگل) کے حکم میں ہوگا اور صحیح قول کے مطابق اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (شیخ عبدالرحمن سعدی)

شیخ صالح فوزان حافظہ اللہ نے اس طرح کے سوال کے متعلق فرمایا ہے۔

جب انسان کی غصے کی حالت اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کا شعور ختم ہوجائے اور وہ یادداشت کھو بیٹھے اس طرح کہ نہ وہ کچھ جان سکتا ہو اور نہ ہی کچھ تصور کرسکتا ہو تو ایسی صورت میں نہ اس کے اقوال کا کوئی اعتبار ہے اور نہ ہی طلاق وغیرہ ہوگا۔ (شیخ صالح فوزان)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]